بسم اللہ الرحمن الرحیم

# جسم پر ٹیٹو بنا ہو تو وضو و غسل کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جسم پر بعض لوگ سوئی یا مشین سے کھودائی کروا کر سرمہ وغیرہ بھروا کر جسم پر مختلف جانوروں کے ٹیٹو بنواتے ہیں، شرعی رہنمائی درکار ہے کہ اس طرح کرنا کیسا ہے؟ اگر کسی نے بنوالیا ہو تو اب اس کو ختم کروانا ضروری ہے یا نہیں جبکہ اب وہ جلد کے اندر جا چکا ہے، اسے ختم کرنے کے لیے دوبارہ جلد کی چیر پھاڑ کرنی پڑے گی؟ اس ٹیٹو کی موجودگی میں اس کا وضو ہو جاتا ہے یا نہیں؟

## جواب

اپنے جسم پر سوئی یا مشین سے کھودائی کروا کر، اس میں سرمہ وغیرہ بھروا کر اس سے مختلف جانوروں وغیرہ کا ٹیٹو بنوانا، ناجائز و حرام ہے، کہ یہ کئی حرام افعال کا مجموعہ ہے: جیسے:

(1) یہ اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی شے میں ردوبدل کرنا ہے۔

(2) اپنے جسم کو بلاوجہ شرعی ایذا دینا ہے۔

(3) جاندار کی تصویر بنانا، ناجائز و حرام ہے۔ اور ان سب کاموں سے شریعت مطہرہ نے منع فرمایا ہے۔

نیز اگر کسی نے جسم پر ٹیٹو بنا لیا ہو تو اگر دوائی وغیرہ کسی علاج سے اسے ختم کرنا ممکن نہ ہو بلکہ کھال کی چیر پھاڑ کرنی پڑے گی یا زخم لگانے کی ضرورت پڑے گی تو اسے ختم نہ کیا جائے کہ شریعت مطہرہ اسے اس چیز کا مکلف نہیں بناتی۔ اس صورت میں گناہ سے بری ہونے کے لیے سچی توبہ کافی ہے۔ اور رہی بات اس ٹیٹو کی موجودگی میں اس کے وضو کی تو اس صورت میں وضو ہو جائے گا کیونکہ ٹیٹو میں موجود سرمہ یا نیل تو جلد کے نیچے گوشت میں داخل ہو چکا ہوتا ہے اور جلد کا وہ حصہ جس کو دھونا فرض ہے اس پر ٹیٹو کا صرف رنگ اور اثر ظاہر ہوتا ہے، اس کا کوئی جرم و عین موجود نہیں ہوتا اور محض رنگ جسم تک پانی پہنچنے سے مانع نہیں ہوتا، جیسا کہ مہندی کی رنگت مانع وضو و غسل نہیں۔

تغییر لخلق اللہ شیطانی کام ہے۔ چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے﴿وَلَاٰمُرَنَّهُمۡ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلۡقَ اللّٰهِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے۔ (پارہ 5، سورہ نساء، آیت 119)

اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر قرطبی، جلد 5، ص 392، تفسیر خازن، جلد 1، صفحہ 428 اور تفسیر ابن عطیہ میں ارشاد فرمایا "قال ابن مسعود والحسن: هی إشارة إلى الوشم وما جرى مجراه من التصنع للحسن" ترجمہ: ابن مسعود اور حسن رضی اللہ عنہما نے

ارشاد فرمایا: یہ گودنے کی طرف اشارہ ہے اور جو اس کے قائم مقام حسن حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ (تفسیر ابن عطیۃ، جلد2، صفحہ 114، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صحیح بخاری میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ" ترجمہ: اللہ تعالیٰ کھال گودنے اور گدوانے والی، ابرو کے بال اکھاڑنے والی، خوبصورتی کے لئے دانتوں میں مصنوعی فاصلہ بنانے والی اور بناوٹ خداوند میں ردوبدل کرنے والی عورتوں پر لعنت فرماتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب اللباس، جلد2، صفحہ 404، مطبوعہ لاہور)

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ عمدۃ القاری میں اس حدیث کے الفاظ **(الواشمات)** کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: "وھو غرز إبرۃ أو مسلۃ ونحوھما فی ظھر الکف أو المعصم أو الشفۃ وغیر ذلک من بدن المرأۃ حتی یسیل منه الدم ثم یحشی ذلک الموضع بکحل أو نورۃ۔۔۔وسواء فی ھذا کلہ الرجل والمرأۃ۔ملتقطاً" یعنی سوئی وغیرہ کو ہتھیلی یا کلائی کی پشت یا ہونٹ وغیرہ عورت کے بدن کے کسی حصہ پر گاڑنا حتی کہ اس سے خون بہنا شروع ہو جائے پھر اس جگہ کو سرمہ یا نورہ وغیرہ کے ذریعے بھر دیا جائے..... اور ان تمام باتوں میں مرد و عورت برابر ہیں۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، کتاب التفسیر القرآن، جلد19، صفحہ 225، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

بلا اجازت شرعی انسان کا خود اپنے آپ کو تکلیف و ایذاء دینا بھی گناہ ہے، چنانچہ علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد الساری لشرح البخاری میں فرماتے ہیں: "أن جنایۃ الإنسان علی نفسه کجنایته علی غیرہ فی الإثم لأن نفسه لیست له ملکا مطلقا بل ھی للہ فلا یتصرف فیھا إلا فیما أذن فیه" ترجمہ: بے شک انسان کی اپنے نفس پر زیادتی گناہ ہے جیسا کہ دوسرے پر زیادتی گناہ ہے کیونکہ انسان اپنے نفس کا مطلقاً مالک نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے پس اس میں وہی تصرف جائز ہے جس کی اجازت دی گئی ہے۔ (ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری، ج14، ص72، دار الفکر، بیروت)

بلا وجہ شرعی جاندار کی تصویر بنانا و بنوانا یہ بھی حرام ہے۔ جیسا کہ بخاری شریف میں ہے: "قال: سمعت النبي صلی اللہ علیه وسلم یقول: «إن أشد الناس عذابا عند اللہ یوم القیامة المصورون»" ترجمہ: حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب والے وہ ہیں جو تصویر بنانے والے ہیں۔ (صحیح البخاری، باب عذاب المصورین یوم القیامۃ، ج7، ص167، دار طوق النجاۃ)

علامہ علی بن سلطان القاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ میں فرماتے ہیں: "وإنما نھی عنه لأنه من فعل الفساق والجھال، ولأنه تغییر خلق اللہ۔۔وفي تعلیق الفراء أنه یزال الوشم بالعلاج، فإن لم یمکن إلا بالجراح لا یجرح ولا إثم علیه بعد التوبة۔ملتقطاً" ترجمہ: اور بیشک نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے گودنے اور گدوانے سے منع فرمایا کیونکہ یہ فساق وجہال کا کام ہے۔ اور کیونکہ یہ اللہ تعالی کی پیدا کردہ چیزوں میں تبدیلی کرنا ہے۔ اور فراء کی تعلیق میں ہے کہ گودنے کو علاج کے ساتھ زائل کیا جائے پھر اگر زخم لگائے بغیر

اس کا علاج ممکن نہ ہو تو زخم نہ لگایا جائے اور توبہ کے بعد کوئی گناہ نہیں ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، جلد5، صفحہ 1895، مطبوعہ بیروت)

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار میں فرماتے ہیں: "وقد صرح به في القنية فقال: ولو اتخذ في يده وشما لا يلزمه السلخ" ترجمہ: قنیہ میں اس کی تصریح ہے کہ اگر کسی نے اپنے ہاتھ پر گودائی کی تو اسے اکھیڑنا لازمی نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، جلد1، صفحہ 591، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "یہ غالبا خون نکال کر اسے روک کر کیا جاتا ہے جیسے نیل گدوانا، اگر یہی صورت ہو تو اس کے ناجائز ہونے میں کلام نہیں اور جبکہ اس کا ازالہ ناممکن ہے تو سوا توبہ و استغفار کے کیا علاج ہے مولی تعالی عزوجل توبہ قبول فرماتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ 387، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

ٹیٹو کے بارے میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار میں فرماتے ہیں: "نقول: إن ما تداخل في اللحم لا يؤمر بغسله كما لو تشربت النجاسة في يده مثلا، وما على سطح الجلد مثل الحناء والصبغ" ترجمہ: ہم کہتے ہیں کہ جو چیز گوشت میں داخل ہو گئی، اس کو دھونے کا حکم نہیں دیا جائے گا جیسا کہ اگر نجاست مثلا ہاتھ میں سرایت کر جائے اور جو چیز جلد کے اوپر ہے تو وہ مہندی اور رنگ کی مثل ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس، جلد1، صفحہ 591، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی میں ہے "فالمراد بذی الجرم ما تشاهد بالبصر ذاته لا اثره" ترجمہ: پس جرم والی چیز سے مراد وہ ہے جس کی ذات کا آنکھ سے مشاہدہ کیا جا سکے نہ کہ اس کے اثر کا۔ (ردالمحتار، جلد1، صفحہ 318، دارالفکر، بیروت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ "جد الممتار" میں ارشاد فرماتے ہیں: "اقول: بل هو مفاد المتن، لأن الحقيقة فى الحناء هو الجرم، ولأن منع مجرد اللون لا يذهب اليه وهم" ترجمہ: میں کہتا ہوں: متن میں حناء سے خود جرم ہی مراد و مفاد ہے کیونکہ مہندی میں وضو کے حوالہ سے کلام مہندی کے جرم کے بارے میں ہی ہے اس لئے کہ محض مہندی کے رنگ کے مانعِ وضو ہونے کی طرف تو وہم بھی نہیں جاتا۔ (جد الممتار، جلد1، صفحہ 223، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: JTL-620

تاریخ اجراء: 01 ربیع الآخر 1444ھ/28 اکتوبر 2022ء